دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 81887

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک دوکان کچی آبادی سروے بلدیہ کا ہے۔ قبضہ والد محترم کا تھا۔ والد کے بعد اب بیٹے کے پاس ہے۔ ملکیت صوبائی گورنمنٹ کی ہے۔ والد کی ملکیت نہیں۔ اسکی وراثت کے بارے شرعی حکم کیا ہے۔

المستفتی: عمر فاروق بن ظہور احمد عبد الحکیم۔

الجواب حامداً و مصلیاً

حکومتی اراضی کے منافع جب تک قبضہ میں ہے۔ بحصہ تمام ورثاء حاصل کرتے رہیں۔ جب حکومت واپس لیگی تو سب واپس کرنے کے پابند ہونگے۔ حیلے بہانہ سے بہنوں کو حق استعمال سے محروم نہ رکھا جائے۔

فی الشامی ج ۶ ص ۵۹۲

اخرج الی طریق العامة کنیفا او میزابا او جرصنا کبرج وجذع وممر علو وحوض ونحوها عینی او دکانا جاز احداثه ان لم یضر بالعامة ولم یمنع منه فان ضر لم یحل۔ وفی القهستانی ویحل له الانتفاع بها وان منع عنه کما فی الکرمانی وقال الطحاوی انه لو منع عنه لا یباح له الاحداث ویأثم بالانتفاع والترک۔

وفی الفقه الاسلامی ج ۴ ص ۲۸۹۹

انتهاء حق المنفعة حق مؤقت کما عرفنا فینتهی باحد الامور التالیة (۱) انتهاء مدة الانتفاع المحددة (۲) هلاک العین المنتفع بها او تعیبها بعیب لا یمکن معه استیفاء المنفعة کانهدام دار السکنی او صیرورة ارض الزراعة سبخة او ملحة ۔۔۔ وقال فی ص ۲۸۹۸

عدم قبول التوارث عند الحنفیة خلافا لجمهور الفقهاء فلا تورث المنفعة عند الحنفیة اما عند غیر الحنفیة فتورث المنافع فی المدة الباقیة فتورث کغیرها من الاموال فمن اوصی لغیره لیسکن داره مدة معلومة ثم مات قبل انتهاء المدة فلورثته الحق لیسکن الدار الی نهایة المدة۔

واللہ اعلم بالصواب
کتبہ
محمد یوسف میلسوی
از دار الافتاء دار العلوم کبیروالا

الجواب صحیح
بندہ محمد اویس ارشاد عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کبیروالا
۲۱/۶/۱۴۴۲ھ

Scanned with CamScanner